6/

ارشاد نبوی ہے میں نے تمہارے لیے (اے ایمان والو) دو مضبوط چیزیں چھوڑی ہیں۔ "ایک اللہ کی کتاب" اور دوسری "میری عترت" (اہل بیت عظام و صحابہ کرام)

کیا بد مذہب سیّد نہیں؟

مصنف

امام المفسرین عمدۃ المحققین، حضرت علامہ
محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

زیر اہتمام

صاحبزادہ سیّد محمد منصور شاہ بریلوی
ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت میانوالی شہر

تعاون

ملک محمد رفیع اللہ (عیسیٰ خیل)

ناشر

الرضاء پبلک لائبریری آستانہ عالیہ محمدیہ غوثیہ
محلہ میانہ میانوالی شہر فون 31460
ہدیہ -/10 روپے

نام کتاب

کیابدمذہب سیّد نہیں؟

مصنف

امام المفسرین عمدۃ المحققین، حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

زیراہتمام

صاجبزادہ سید محمد منصور شاہ بریلوی ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت میانوالی شہر

تعاون

ملک محمد رفیع اللہ (عیسیٰ خیل)

ناشر

الرضاء پبلک لائبریری آستانہ عالیہ محمدیہ غوثیہ محلہ میانہ میانوالی شہر فون 31460

سال اشاعت فروری 2000ء   تعداد کتاب ایک ہزار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمد للہ الملک الحق المبین والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ رحمۃ العٰلمین وعلیٰ اٰلہٖ الطیبین واصحابہ الطاہرین۔

اما بعد! بد مذاہب سید کہوانے والوں سے مصافحہ تو درکنار دیکھنا گوارہ نہیں۔ بعض احباب نے کہا سید کیسا ہو آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کی وجہ سے واجب التعظیم ہے میں نے کہا آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو تو ہمارے سر کا تاج ہے ہم آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت وعقیدت اور ان کی تعظیم وتکریم ایمان کی جان سمجھتے ہیں لیکن بد عقیدتی اور غلط مذہبی خود بتاتی ہے کہ آنصاحب سید ہی نہیں اگرچہ ہزار بار خود کو سید کہلوائے کیونکہ (بد مذہب سید نہیں) ہو سکتا۔ تجربہ شاہد ہے جس سید کا عقیدہ بگڑا تو ہمیں یقین ہو گیا کہ اس کی نسب میں کالا کالا ہے یا نطفہ کی خرابی کا نتیجہ ہے چنانچہ آگے چل کر دلائل سے ثابت کروں گا (انشاء اللہ) اسی لیے اس رسالہ کا نام بھی یہی رکھا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علیٰ حبیبہ النبی الکریم۔

ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ ۲ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۴۱۱ھ

مقدمہ

ہر سید کی تعظیم و تکریم اہلسنت اپنے ایمان و اسلام کی رونق و تازگی تصور کرتے ہیں خواہ وہ خود کو کتنا ہی گرا دے یہاں تک کہ لوگ اسے کیا ہی سمجھیں یا وہ بناوٹی سید بن کر آئے ہم نسبت سیادت کو سلام کریں گے نہ لوگوں کو غلط فہمی کا تصور اور نہ اس کی اپنی بناوٹ کا خیال۔ حضرت خواجہ خواجگان شہنشاہ ولایت علامہ مولانا غلام فرید صاحب چاچڑانی قدس سرہ کے ہاں ایک صاحب سید کے روپ میں بارہا نذرانے وصول کرتا رہا۔ کسی نے کہا کہ حضرت یہ تو چاچڑاں کے فلاں محلہ کا کٹانہ[1] ہے۔ آپ نے فرمایا میں کٹانہ کو نذرانہ نہیں دیتا۔ میں نام کی نسبت کے صدقے حقیر سی خدمت کرتا ہوں۔ خدا کرے قبول ہو جائے لیکن اس رسالہ میں صرف اور صرف اس سید کی بحث ہے جو صحیح النسب سید ہو اور اس کی علامت یہی ہے کہ وہ کبھی جادہ راہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نہ ہٹ سکے گا بلکہ خدا تعالےٰ اسے جادہ راہ حق سے بھٹکنے دے گا ہی نہیں۔ بدمذہبی کی لعنت کا طوق اس کے گلے میں پڑے گا جس کا نسب صحیح نہ ہو گا کیونکہ صدیاں گزریں سادات کرام کی عزت و احترام کو دیکھ کر بہت سے ہوائے نفس کے پھندے میں پھنس کر اپنا نسب چھوڑ کر سید بن گئے جب کہ آج ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ قریشی۔ ہاشمی۔ علوی ایسے ہی کسی بھی اعلیٰ شخصیت کی اولاد ہونے پر شاہ جی کا لقب ملا تو چند سالوں بعد وہ سید صاحب ہیں۔ بلکہ ہم نے بہت

ص۱ کمی قوم جو چھپر سازی کا پیشہ کرتی ہے ۱۲

سے بد قسمتوں کو دیکھا ہے کہ اپنے علاقہ سے دور کہیں سکونت پذیر ہوتے تو اپنی عزت بڑھانے پر سید السادات اور مخدوم المخادیم ہیں کچھ دنیا و دولت وافر مل گئی تو عوام کے جھکاؤ سے اور اترائے۔ اگر کوئی صاحب مبالغہ نہ سمجھیں تو بہت سے سادات کی گدیوں پر چند گندے ٹکے پھینک کر ان کے شجرہ نسب میں کسی بزرگ سے نسب ملا کر سید ہونے کا سرٹیفکیٹ بنوا لائے اب ایسے سید صاحب کہ اگر انھیں کوئی سید نہ مانے تو مار کھائے اس قسم کے درجنوں بلکہ سنکیڑوں حربے استعمال کر کے سید بن جاتے ہیں اگر اس قسم کے لوگوں سے کوئی بد مذہب وہابی۔ دیوبندی۔ شیعہ مرزائی وغیرہ یعنی مرتد ہو جائے تو کوئی بڑی بات نہیں ہاں وہ اصل نسب سید جسے خون رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیر بتول رضی اللہ نصیب ہے۔ اس کے متعلق بد مذہبی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اسی لیے جو بد مذہب ہے اور سید ہونے کا بھی دعویٰ کرے۔ ہم اسے سید نہیں مانے گے نہ ہی اسکی تعظیم و تکریم کریں گے بلکہ اس کی تعظیم و تکریم سے خدا و رسول (جل جلالہ) ناراض ہوں گے۔

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم انھیں تھامے (اور ان کے حکم پر چلتے) رہے میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوں گے ایک اللہ کی کتاب اس میں ہدایت اور نور ہے دوسری میری عترت۔ دفی روایۃ مطان عترتی منتی لہا ان العترۃ تلزم السنۃ

فائدہ اگر بد مذہب کو ہم آل رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تسلیم کر لیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم اس کی بد مذہبی کو حق تسلیم کر رہے

ہیں کیونکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آل وعترت کی اتباع کو ضروری قرار دیا ہے اور حق یہ ہے کہ ہم اپنی غلط خیالی کو آگ میں ڈال سکتے ہیں، لیکن فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی غلط تصور نہیں کر سکتے بلکہ غلط تصور کرنے والے کو جہنم کا ایندھن تصور کریں گے۔ ثابت ہوا کہ بد مذہب سید ہے ہی نہیں۔

سُنّی سچا سُنّی

مذکورہ بالا ارشاد گرامی کے مطابق سچا سُنّی وہی ہے جو سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کے مطابق عقیدہ رکھتا ہے۔

يَا اَهلَ بيتِ رسولِ اللّٰهِ حُبُّكُم فَرضٌ مِنَ اللّٰهِ فِي القرآنِ اَنزَلَهُ

كَفاكُم مِن عَظيمِ القَدرِ اَنَّكُم مَن لَم يُصَلِّ عَلَيكُم لاصَلوٰةَ لَهُ

آلُ النَّبِي ذَرِيعَتِي وَهُم اِلَيهِ وَسِيلَتِي اَرجُو بِهِم اُعطٰى غَدًا بِاليَمِينِ صَحِيفَتِي

کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت تمہاری محبت اللہ کی طرف سے فرض کی گئی ہے اسے اللہ نے قرآن میں اتارا اور تمہیں عظمت مرتبہ کو اتنا کافی ہے کہ جو تم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز کامل نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اطہار میرے لیے ذریعہ نجات ہے اور آل اطہار حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی کا میرے لیے وسیلہ ہے مجھے اُمید ہے کہ آل پاک کے صدقے میں قیامت کے دن مجھے میرا اعمل نامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا۔ روزِ قیامت حب اہل بیت کا سوال ہوگا جس طرح کہ حب صحابہ کا۔ خارجیوں اور ناصبیوں کا جو (اہل بیت سے قطع نظر) صحابہ سے محبت کا دعویٰ ہے۔ وہ ایسے ہی جھوٹا ہے جیسے شیعوں کا (صحابہ سے قطع نظر) اہل بیت سے محبت کا دعویٰ ہے۔ صحابہ واہل بیت (رضی اللہ عنہم) دونوں کی محبت جانِ

ایمان ہے۔

دور حاضرہ کے جملہ اہلسنت کے امام و مجدد اعظم سیدنا اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے فرمایا۔

اہلسنّت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہے اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

امام اہلسنت کی سادات اور اہل بیت سے عقیدت کی تفصیل آگے آ رہی ہے

اُولادِ بتول اور سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس سرہ العزیز

ہم مقام امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کو حضرت سلطان العارفین، سلطان الفقر، سلطان باہوؒ روح پنجم جو سرِ ذات ھو کے مدارج اعلیٰ پر فائز ہیں کی نظر میں دیکھتے ہیں۔

آپ اپنی کتاب نور الھدیٰ ص۲۲۱ پر فرماتے ہیں شیخ اور طالب ہر دو کے لیے فرض عین ہے کہ سادات کی خدمت میں سرنگوں رہیں جو شخص سادات کو راضی نہیں کرتا اس کا باطن ہرگز صاف نہیں ہوتا اور معرفت الٰہی کو نہیں پہنچتا کیونکہ جو سادات کا خادم ہو وہ آخر مخدوم ہو جاتا ہے اور جو آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اولادِ علیؓ اور اولادِ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا منکر ہے وہ معرفت سے محروم ہے

سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

حضرت سلطان باہوؒ اپنے بارے خود فرماتے ہیں۔

شد اجازت باہو را از مصطفیٰ
خلق را تلقین بکن بہر خدا

دستِ بیعت کرد مارا مصطفےٰ
ولد خود خوانده است مارا مجتبیٰ
خاک پایم از حسینؓ و از حسنؓ
معرفت گشته است بر من انجمن

باہو (رحمۃ اللہ علیہ) کو بارگاہ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اجازت ملی کہ خلقت کو خدا کی رضا کے لیے تلقین کر۔ محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے دست مبارک سے ہمیں بیعت فرمایا اور محمد مجتبیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیں اپنا بیٹا کہہ کر پکارا ہے میں حسن اور حسین علیہم السلام کی خاکِ پا ہوں معرفت میرے لیے محفل بن گئی ہے)

"عقلِ بیدار" میں آپ فرماتے ہیں۔

خاک پایم از حسینؓ و از حسنؓ
ہر یکے اصحاب با ما انجمن

میں حسین و حسنؓ کے پاؤں کی خاک ہوں اور ان میں سے ہر ایک بزرگ کے ساتھ میری محفل رہتی ہے۔

اعجوبہ باہو رضی اللہ عنہ

حضور سلطان العارفین سیدنا سلطان باہو رضی اللہ عنہ ہر سال ماہ محرم الحرام میں پہلا عشرہ انتہائی عقیدت و احترام سے ذکر امام حسینؓ کا اہتمام فرماتے تھے اور نواسۂ رسول جگر گوشہ بتول رضی اللہ عنہ کا عرس پاک منایا کرتے تھے جو آج تک جاری و ساری ہے اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ماہ محرم میں حضرت سلطان باہوؒ کا عرس مبارک ہوتا ہے جب کہ حقیقت اس کے منافی ہے درحقیقت محرم الحرام میں دس روز تک جاری رہنے والا سالانہ عرس مبارک حضرت باہو کا نہیں بلکہ حضرت

امام حسین علیہ السلام کا ہے جو خود حضرت سلطان باہوؒ کا جاری کردہ ہے۔

باب اول قرآن مجید

۱۔ اِنَّ اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء (اپ)

اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا کہ اس کا شریک ٹھہرایا جائے اس کے ماسوا جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دے۔

فائدہ اس آیت میں قطعی طور پر مشرک۔ کافر، مرتد۔ بد مذہب، شیعہ، مرزائی وہابی دیوبندی) تمام سے بخشش کی نفی ہے اگر سید (برائے نام) مرتد ہو گیا تو اس کی بخشش کہاں۔ اگر احادیث شفاعت اہل بیت میں اسے عام رکھا جائے تو اللہ تعالیٰ پر امکان کذب لازم آتا ہے اور وہ بالاتفاق محال ہے اسی پر ہمارا اور مخالفین کا اختلاف ہے اگر سید (برائے نام) مرتد کی نجات مان لی جائے تو پھر مسئلہ امکان کذب بھی ماننا پڑے گا۔

۲۔ الحقنا بھم ذریتھم وما التنا ھم من عملھم من شیئ (پ۲۷)

ہم نے ان کے ساتھ ان کی (اولاد) نسلیں ملا دی اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی۔

فائدہ اس آیت میں خانوادۂ نبوت کے علاوہ تمام محبوبان خدا (انبیاء اولیاء) کی اولاد کو ان کے ساتھ ملانے کا وعدہ ہے لیکن اس میں بھی ایمان کی شرط پہلے ہے چنانچہ آیت مذکورہ کی ابتدا میں ہے۔

والذین آمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان۔

اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی۔

اسی وجہ سے پسر نوح علیہ السلام قطعی طور جہنمی ہے کہ وہ اگرچہ اہل بیت نبوت میں سے تھا لیکن،

پسر نوح چوں بہ بداں بہ نشست
خاندان نبوتش گم شد

جب وہ برے (کافروں) کے ساتھ بیٹھا (ملا) تو اس کا بیٹے ہونے کی حیثیت (گم) ختم شد۔

۳۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا (پ ۲۲)

اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے کہ تم سے برائی اور فحش چیزوں کو دور رکھے اور تمہیں رجس (گناہ وکفر وغیرہ) کی میل کچیل سے پاک رکھے۔

فائدہ اس آیت میں اہلسنت کے نزدیک ازواج مطہرات کے علاوہ آل فاطمہ رضی اللہ عنہم اجمعین مراد ہیں اور یہی مؤخر الذکر اس تصنیف کا موضوع ہے آیت میں تطہیر بھی مطلق ہے اور اہل بیت بھی مطلق اور قرآن کا قاعدہ ہے المطلق اذا اطلق مراد بہ الفرد الکامل۔ بوقت علے الاطلاق مطلق کا فرد کامل مراد ہوتا ہے تطہیر کا فرد کامل نجات کا متقاضی ہے اور رجس کا فرد کامل کفر (ارتداد) وغیرہ ہے، اگر اس کے برخلاف تسلیم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے لیے خلف الوعد لازم آتا ہے اور وہ اس کے لیے محال ہے اس پر معتزلہ اور

تو خلف الوعد کے علاوہ اجتماع النقیضین لازم آتا ہے،

۱۔ تطہیر (۲)، رجس (کفر) یعنی ارتداد اور بد مذہب وھو محال (وہ محال ہے) کوئی سید (برائے نام) مرتد (بد مذہب) کو خاندان نبوت میں شامل کر رہا ہے تو وہ پہلے خلف الوعد اور اجتماع النقیضین کو قول حق اور سچ

ثابت کرے پھر۔ ۔ ۔ ۔

فائدہ امام المکاشفین عارف باللہ سیدنا ابن العربی قدس سرہ نے فرمایا کہ آیت میں تاقیامت سادات کرام حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد (اہل بیت سے ہے) مراد ہے (الشرف المؤبد از فتوحات مکیہ شریف)

۴۔ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ (پ ۱۲ ھود ۴۶)

اے نوح علیہ السلام وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں۔

اس کی علت بتائی۔ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ۔ بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ

یہاں عمل غیر صالح سے مراد بدعقیدگی بھی ہے کہ یہ دل کا عمل ہے اور کفار کی صحبت بھی، اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص شیعہ، وہابی یا مرزائی ہو جائے وہ سید نہیں۔ اگرچہ حضرت علی کی اولاد سے ہو کیونکہ سید ہونے کے لیے ایمان ضروری ہے دیکھو کافر بیٹا مومن باپ کی میراث نہیں پاتا۔ قرابت نسبی اگرچہ دینی قرابت سے قوی ہے لیکن بغیر قرابت دینی کے نسبی قرابت بے کار ہے۔

۵۔ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا۔

رہی وہ دیوار وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا۔

فائدہ حضرت محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نیک بندے کی نیکی کی وجہ سے اس کی اولاد کو اور اولاد کی اولاد کو اور اس

کے کنبہ والوں کو اور اس کے محلہ داروں کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے،

۶۔ قُل لا اَسئَلُکُم علیہ اجراً اِلاّ المودّۃ فی القربیٰ (پ ۲۵ شوریٰ)

فرما دیجیے اے لوگو! میں تم سے اس (ہدایت و تبلیغ) کے بدلے کچھ اجرت وغیرہ نہیں مانگتا سوائے قرابت کی محبت کے۔

حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لَا اَسئَلُکُم عَلَیہِ اَجراً اِلاَّ المودۃ فی القربیٰ اَن تَحفَظُونِی فی اھل بیتی وتودّوھم لی۔ (در منثور)

لوگو! میں تم سے اس (ہدایت و تبلیغ) کے بدلے کچھ اجرت نہیں مانگتا۔ سوائے قرابت کی محبت کے اور یہ کہ تم میری حفاظت کرو میرے اہل بیت کے معاملے میں اور میری وجہ سے ان سے محبت کرو۔

فائدہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ جس کا ایمان تابناک ہے وہ اہلبیت و سادات سے محبت کرتا ہے جس کا دل تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے وہ ان سے بغض اور نفرت کرتا ہے۔

باب نمبر ۲

احادیث مبارکہ

۱۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اَنَا قَسِیمُ النَّار۔ (نسیم الریاض ص ۱۶۳/ ج ۳) میں دوزخ بانٹوں گا۔ یعنی دین سے منحرفین اور اعدائے اسلام کو دوزخ میں بھیجنے کا آرڈر دوں گا۔ ظاہر ہے کہ آپ اپنی اولاد کو خود کیسے دوزخ میں پھینکیں گے وہی دوزخ میں جائیں گے جنکا آپ کی اولاد ہونے سے سلسلہ منقطع ہو گیا ہوگا اور انقطاع کا موجب وہی ہے ارتداد (بدمذہبی اور غلط عقیدتی)

قاعدہ فن حدیث کا قاعدہ ہے کہ جس روایت کا راوی ثقہ ہو اور وہ مروی عن الصحابی ہو لیکن اس میں عقل کو دخل نہ ہو تو وہ حکماً مرفوع حدیث ہوتی ہے (نسیم الریاض ص ۱۶۳/ ج ۳) کیونکہ جب وہ روایت عقل سے وراء ہے تو لامحالہ صحابی کے اجتہاد کو دخل نہیں اسی لیے یہ قول درحقیقت قول مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھا جائے گا۔ اس روایت کو ابن اثیر نے لیا ہے اور وہ ثقہ ہیں اور اس روایت میں عقل کو بھی دخل نہیں فلہذا ثابت ہوا کہ بدمذہب سید نہیں ہو سکتا۔

فائدہ حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں

فقد ورد مرفوعاً انما	مرفوعاً وارد ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ
سمیت فاطمة لان اللّٰہ	تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے) کہ فاطمہ،
قد فطمها وذریتها عن	اس لیے نام رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں
النار یوم القیامة" اخرجه	اور ان کی اولاد کو قیامت کے دن آگ
الحافظ الدمشقی، وروی النسائی	سے محفوظ کر دیا ہے یہ روایت حافظ

مرفوعًا انما سمیت فاطمۃ لان اللّٰہ تعالیٰ فطمھا ومحبیھا عن النار"۔

(شرح فقہ اکبر ص۱۱۰)

لحدیث ابن عساکر دمشقی نے بیان کی امام نسائی حدیث مرفوع روایت کرتے ہیں کہ فاطمہ "اس لیے نام رکھا گیا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں اور ان کے محبین کو آگ سے محفوظ کر دیا ہے

بہانہ جُو را عذر ہا بسیار ہیں

ہمارے دور میں وہابیوں دیوبندیوں نے نجدی بیماری پھیلا دی ہے کہ فضائل و کمالات کی روایات ضعیف موضوع ہیں اپنے اور اہل بیت کے فضائل کی روایات کے راوی شیعہ ہیں (معاذ اللّٰہ) وغیرہ وغیرہ۔ فقیر عرض کرتا ہے کہ روایات مذکورہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے الامن والعلیٰ میں بیان فرمائی ہیں اور آئمہ اہل سنت سے نقل فرمائی ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد حضرت شاذان فضلی نے جزء رد الشمس" میں روایت کیا ہے (فقیر نے تحقیق رد الشمس تصنیف میں تفصیلی عرض کر دی ہے

کیا اس کے باوجود بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ شیعی روایت ہے؟

کیا حضرت شاذان فضلی، قاضی عیاض، ابن اثیر اور علامہ شہاب الدین خفاجی سب ہی شیعہ ہیں؟

اب بتایا جائے کہ اس روایت کے بیان کرنے پر اس الزام میں حافظ ابن عساکر دمشقی، امام نسائی اور ملا علی قاری کو بھی شیعہ کہا جائے گا؟ ان حضرات کو شیعہ قرار دینے والا کیا اپنا نام خوارج کی فہرست میں داخل نہیں کرائے گا؟

لطیفہ مذکورہ بالا عنوان فقیر نے از راہ تفنن نہیں بلکہ ایک حقیقت ظاہر کردی ہے تجربہ کرلیں۔ دور کی بات نہیں اہل سنت نے حدیث یا جابر اول ما خلق اللہ نور نبیک من نورہ۔ اے جابر اللہ تعالےٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی (علیہ السلام) کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کے اثبات میں پیش کی تو سب سے پہلا جواب یہی کہ اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے روایت کیا ہے اور چونکہ وہ شیعہ ہیں اس لیئے ناقابل قبول ہے حالانکہ یہ بھی ایک غذر ہے ورنہ امام عبدالرزاق اتنا ثقہ ہیں کہ امام بخاری و امام مسلم جیسے آئمہ احادیث کو ان کی ثقاہت پر مکمل اعتماد ہے پھر شیعہ کا لفظ اس دور میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طرف دار کو کہا جاتا ہے اور اس دور میں شیعہ کا لفظ سنی پر ہی اطلاق ہوتا ہے دور کی تبدیلی سے اب کی اصطلاح اور ہے لیکن مخالفین نے دھوکہ دے ہی دیا۔

حدیث نمبر ۲: حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ان فاطمہ رحصنت فحرفہا اللہ و ذریتہا علی النار

بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت نگاہ رکھی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کی نسل کو آگ کو حرام کر دیا۔ (رواہ ابو یعلی فی المسند والطبرانی فی الکبیر الحاکم فی المستدرک)

فائدہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صحیح النسب سید دوزخ میں جائیگا اور جو سید قوم کا مدعی بد مذہب (شیعہ مرزائی وہابی) ہو گیا تو اگر وہ بلا توبہ مرا تو سیدھا جہنم میں جائے گا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ	اور نہ اُن کی جو کافر مریں اُن کے لیے
كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ	ہم نے دردناک عذاب تیار

عَذَابًا اَلِیْمًا پ النساء   کر رکھا ہے۔

انتباہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو آل (فاطمہ رضی اللہ عنہم اجمعین) کو بہشت کی نوید سنائی اور مرتد (بدمذہب) کا اللہ تعالٰی نے بہشت میں داخلہ قطعی طور بند کر دیا ہے اس سے نتیجہ نکلا کہ بدمذہب سید نہیں ورنہ ارشاد گرامی غلط ہو جائے گا اور ہمارا عقیدہ ہے کہ کائنات الٹ سکتی ہے لیکن قول رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی طریقہ سے نہیں بدل سکتا۔

حدیث نمبر ۳ :۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

سألت ربي ان لا يدخل احداً من اهل بيتي النار فاعطانيها (ابو قاسم بن لبشران فی الامالی)

فائدہ اہل سنت کے اصول پر نبی علیہ السلام کی دعا ضرور مستجاب ہوتی ہے (عینی شرح بخاری) جب یہ عقیدہ پختہ ہے کہ حضور سرور عالم کی دعا، آل فاطمہ رضی اللہ عنہم کے لیے ضرور مستجاب ہوئی ادھر قرآنی فیصلہ ہے کہ مرتد یقیناً جہنمی ہے اللہ تعالٰی نے فرمایا۔

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔	اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں انھیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔

انتباہ بدمذہب کو سید ماننے سے خدا تعالٰی کے ارشاد گرامی کا

انکار کرنا لازم آئے گا ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی استجابت کو غلط کہنا پڑے گا لیکن کوئی مسلمان ان دونوں باتوں کے خلاف گوارہ نہ کریگا۔

سوال :۔ احادیث مذکورہ تمام آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شامل نہیں بلکہ صرف حسنین کریمین رضی اللہ تعالٰے عنہما مراد ہیں جیسا کہ امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ نے تصریح فرمائی ہے۔

جواب :۔ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ نے تواضعاً فرمایا تھا جیسا کہ تفصیل آئے گی (ان شاء اللہ)

فائدہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ کافر (مرتد) اس نسل طیب وطاہر سے تھا ہی نہیں۔ اگرچہ سید بنا یا لوگوں میں براہ غلط کہلاتا ہو اور فرمایا کہ سادات تو بالقطع والیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ ہیں مزید ان کا بیان ان کے فتوی میں آئے گا جو چند اوراق کے بعد عرض کروں گا انشاء اللہ۔

باب نمبر ۳

اقوالِ علماء کرام (رحمہم اللہ)

علامہ یوسف نبھانی رحمۃ اللہ تعالیٰ

آپ نے سادات کرام کے فضائل و مناقب پہ مدلل ضخیم تصنیف، "الشرف المؤبد" لکھی ہے آپ کا سادات کرام کے بارے میں ادب کا یہ حال ہے کہ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ کے فتاویٰ کے حوالہ سے لکھا کہ جس شخص کی نسبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خانوادے سے قائم ہو اس کا بڑا جرم اور دیانت اور پرہیز گاری سے عاری ہونا اسے نسب عالی سے خارج نہیں کر دیگا۔ (الشرف المؤبد عربی ص ۹۶)

سید کی سزا نام غلاظت دھونا ہے

ان کے ادب سادات کا یہ عالم ہے کہ اوپر کی عبارت لکھ کر فرماتے ہیں کہ بعض محققین نے فرمایا، خدانخواستہ اگر کسی سید سے زنا، شراب نوشی یا چوری سرزد ہو جاتے اور ہم اس پہ حد جاری کر دیں تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی امیر یا بادشاہ کے پاؤں کو غلاظت لگ جائے اور اس کا کوئی خادم اسے دھو ڈالے (ایضاً)

اظہار حق

ایسے باادب علامہ دوراں رحمۃ اللہ نے بھی وہی فرمایا جو ہمارا موقف ہے اسی کتاب کے ص ۹۶ میں لکھتے ہیں

نعم الکفران فرض وقوعہ	معاذ اللہ اگر (بالفرض) اہل بیت
لاحد من اہل البیت والعیاذ	کے کسی فرد سے کفر سرزد ہو جائے
باللہ ھو الذی یقطع النسبۃ	تو اس کی نسبت اسے شرافت بخشنے
بین من وقع منہ و بین مشرفہ	والی ذات کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقطع ہو جائے گی۔

صحیح النسب سید کی علامت

علامہ یوسف نبھانی رحمۃ اللہ تعالیٰ سید صحیح النسب کی ایک بہترین علامت بتاتے ہیں اسی کتاب کے ایک صفحہ پر لکھتے ہیں کہ میں نے بالفرض کی قید اس لیے لگائی ہے کہ مجھے تقریباً یقین ہے کہ سید صحیح النسب سے کفر واقع نہیں ہو گا جس کے نسب صحیح کا اتصال محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یقینی ہو۔ اللہ تعالیٰ انھیں اس سے محفوظ رکھے بعض حضرات نے تو یہاں تک کہا ہے کہ جن کی سیادت (سید ہونا) یقینی ہے ان سے زنا۔ لواطت وغیرہ کا وقوع وتوع محال ہے کفر کا تو سوال ہی کیا ہے۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

صحیح اور سچی سیادت (سید ہونا) یہی ہے کہ وہ بد مذہبی کی تلویث کے علاوہ گناہوں کی گندگی سے بھی پاک ہو اور "وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا" کا تقاضا بھی یہی ہے کہ یہ حضرات ظاہراً و باطناً پاک ہوں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

اہل سنت کے مسلّم مجدد واعظم ہیں اور منکرین کو ان کی فقاہت کا اعتراف ہے ان کے فتویٰ سے پہلے ان کی سادات سے نیاز مندی و عقیدت کے واقعات مدنظر رکھیں۔

آداب اہل بیت عظام

سادات کرام اور اہل بیت نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے ان کی محبت و تعظیم ہی آپ کی تعظیم ہے

فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی ذات اس سلسلہ میں بشیتر علمائے کرام سے منفرد نظر آتی ہے مندرجہ ذیل واقعات پڑھنے سے یہ بات ظاہر ہو جائے گی۔

۱۔ ایک کم عمر صاحبزادے خانہ داری کے کاموں میں امداد کے لیے کاشانہ اقدس میں ملازم ہوئے بعد میں معلوم ہوا کہ سیّد زادے ہیں لہٰذا گھر والوں کو تاکید کی کہ خبردار! کہ صاحبزادے صاحب سے کوئی کام نہ لیا جائے کہ مخدوم زادہ ہیں کھانا وغیرہ اور جس چیز کی ضرورت ہو پیش کی جائے اور جس تنخواہ کا وعدہ ہے۔ بطور نذرانہ پیش کی جائے چنانچہ حسب الارشاد تعمیل ہوتی رہی کچھ عرصے کے بعد وہ صاحبزادے خود ہی تشریف لے گئے''

یہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم ہے۔

۲۔ ایک دفعہ ایک صاحب نے فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حضور! کوئی استاد کسی سیّد زادہ کو مار سکتا ہے یا نہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا،

'' قاضی حدود اللہیہ قائم کرنے پر مجبور ہے اس کے سامنے اگر کسی سیّد پر حد ثابت ہوئی تو باوجودیکہ اس پر حد لگانا فرض ہے اور وہ حد لگائے لیکن اس کو حکم ہے کہ سزا دینے کی نیت نہ کرے بلکہ دل میں یہ نیت کرے کہ شہزادے کے پیر میں کیچڑ لگ گئی ہے اسے صاف کر رہا ہوں تو قاضی جس پر سزا دینا فرض ہے اس کو یہ حکم ۔۔۔۔ تا بہ معلم چہ رسد''

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا کتنا پاک عقیدہ ہے اس والہانہ محبت وعقیدت کا اظہار ان کے اس شعر سے ہوتا ہے۔

ؔ تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

پرانے شہر بریلی کے ایک محلہ میں آج صبح ہی سے ہر طرف چہل پہل تھی

دلوں کی سرزمین پر عشق رسالت کا کیف وسرور کالی گھٹاؤں کی طرح برس رہا تھا۔ بام و در کی آرائش، گلی کوچوں کا نکھار، رہگزاروں کی صفائی اور دور دور تک رنگین جھنڈیوں کی بہار ہر گزرنے والے کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی معلوم ہوا کہ دنیائے اسلام کی عظیم ترین شخصیت دین کے مجدّد، اہل سنت کے امام، عشق رسالت کے گنج گراں مایہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی آج یہاں تشریف لانے والے ہیں انہیں کے خیر مقدم میں یہ سارا اہتمام ہو رہا ہے۔

چنانچہ امام اہلسنت کی سواری کے لیے پالکی دروازے کے سامنے لگا دی گئی تھی سینکڑوں مشتاقان دید انتظار میں کھڑے تھے وضو سے فارغ ہو کر کپڑے زیب تن فرمائے عمامہ باندھا اور عالمانہ وقار کے ساتھ باہر تشریف لائے چہرہ انور سے فضل و تقویٰ کی کرن پھوٹ رہی تھی شب بیدار آنکھوں سے فرشتوں کا تقدس برس رہا تھا طلعت جمال کی دلکشی سے مجمع پر ایک رقت انگیز بے خودی کا عالم طاری تھا گویا پروانوں کے ہجوم میں ایک گل رعنا کھلا ہوا تھا بڑی مشکل سے سواری تک پہنچنے کا موقع ملا۔ پابوسی کا سلسلہ ختم ہوتے کے بعد کہاروں نے پالکی اٹھائی آگے پیچھے داہنے بائیں نیاز مندوں کی بھیڑ ہمراہ چل رہی تھی پالکی لے کر تھوڑی ہی دور چلے تھے کہ امام اہلسنت نے آواز دی "پالکی روک دو!"

حکم کے مطابق پالکی رکھ دی گئی، ہمراہ چلنے والا مجمع بھی وہیں رک گیا۔ اضطراب کی حالت میں باہر تشریف لائے کہاروں کو اپنے قریب بلایا اور بھرائی ہوئی آواز میں دریافت کیا آپ لوگوں میں کوئی آلِ رسول تو نہیں ہے؟ اپنے جدِّ اعلیٰ کا واسطہ سچ بتائیے میرے ایمان کا ذوق لطیف "تن جاناں" کی خوشبو محسوس کر رہا ہے"

اس سوال پر اچانک ان میں سے ایک شخص کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔

پیشانی پر غیرت و پشیمانی کی لکیریں ابھر آئیں بے نوائی آشفتہ حالی اور گردش ایام
کے ہاتھوں ایک پامال زندگی کے آثار اس کے انگ انگ سے آشکار تھے کافی
دیر خاموش رہنے کے بعد نظر جھکائے ہوئے دبی زبان سے کہا۔

"مزدور سے کام لیا جاتا ہے ذات پات نہیں پوچھا جاتا۔ آہ آپ نے
میرے جدّ اعلیٰ کا واسطہ دے کر میری زندگی کا ایک سربستہ راز فاش کر
دیا۔ سمجھ لیجئے میں ایک مرجھایا ہوا پھول ہوں، جس کی خوشبو
سے آپ کی مشام جاں معطر ہے رگوں کا خون نہیں بدل سکتا۔ اس لئے آل
رسول ہونے سے انکار نہیں ہے لیکن اپنی خانماں برباد زندگی کو دیکھ کر یہ
کہتے ہوئے شرم آتی ہے چند مہینے سے آپ کے اس شہر میں آیا ہوں کوئی ہنر
نہیں جانتا کہ اسے اپنا ذریعہ معاش بناؤں۔ پالکی اٹھانے والوں سے رابطہ قائم
کر لیا ہے ہر روز سویرے ان کے جھنڈ میں آکر بیٹھ جاتا ہوں اور شام کو اپنے
حصے کی مزدوری لے کر اپنے بال بچوں میں لوٹ جاتا ہوں ابھی اس کی بات تمام
بھی نہ ہو پائی تھی کہ لوگوں نے پہلی بار تاریخ کا یہ حیرت انگیز واقعہ دیکھا کہ عالم
اسلام کے ایک مقتدر امام کی دستار اس کے قدموں پہ رکھی ہوئی تھی اور برستے
ہوئے آنسوؤں کے ساتھ پھوٹ پھوٹ کر التجا کر رہا تھا۔

"معزز شہزادے! میری گستاخی معاف کر دو۔ لاعلمی میں یہ خطا سرزد
ہو گئی ہے ہائے غضب ہو گیا جن کے کفش پا کا تاج میرے سر کا سب سے
بڑا اعزاز ہے ان کے کاندھے پر میں نے سواری کی۔ قیامت کے دن اگر کہیں
سرکار نے پوچھ لیا کہ احمد رضا! کیا میرے فرزندوں کا دوش نازنین اسی لئے تھا
کہ وہ تیری سواری کا بوجھ اٹھائیں تو میں کیا جواب دوں گا؟ اس وقت بھرے میدان
حشر میں میرے ناموس عشق میں کتنی بڑی رسوائی ہو گی۔

آہ! اس ہولناک تصور سے کلیجہ شق ہوا جا رہا ہے دیکھنے والوں کا بیان ہے
کہ جس طرح ایک عاشق دلگیر روٹھے ہوئے محبوب کو مناتا ہے بالکل اسی انداز
میں وقت کا ایک عظیم المرتبت امام اس کی منت سماجت کرتا رہا اور لوگ بھیگی
آنکھوں سے عشق کی ناز برداریوں کا یہ رقت انگیز تماشہ دیکھتے رہے یہاں تک
کہ کئی بار زبان سے معاف کر دینے کا اقرار کر لینے کے بعد امام اہلسنت نے
پھر اپنی ایک آخری التجائے شوق پیش کی، "چونکہ راہ عشق میں خون جگر سے زیادہ
وجاہت و ناموس کی قربانی عزیز ہے اس لئے لاشعوری کی اس تقصیر کا کفارہ جب
ہی ادا ہو گا کہ اب تم پالکی میں بیٹھو اور میں اسے اپنے کندھوں پر اٹھاؤں"
اس التجا پر جذبات کے تلاطم سے لوگوں کے دل ہل گئے دفور اثر سے
فضا میں چیخیں بلند ہو گئیں ہزار انکار کے باوجود آخر سید زادہ کو عشق جنوں خیز
کی ضد پوری کرنی پڑی۔
آہ! وہ منظر کتنا رقت انگیز اور دل گداز تھا جب اہل سنت کا جلیل القدر
امام کہاروں کی قطار سے لگ کر اپنے علم و فضل، جبہ و دستار اور اپنی عالمگیر شہرت
کا سارا اعزاز خوشنودی حبیب کے لیے ایک گم نام مزدور کے قدموں پہ نثار
کر رہا تھا۔
شوکت عشق کا یہ ایمان افروز نظارہ دیکھ کر پتھروں کے دل پگھل گئے۔ کدورتوں
کا غبار چھٹ گیا غفلتوں کی آنکھ کھل گئی اور دشمنوں کو بھی مان لینا پڑا کہ آل رسول
کے ساتھ جس کے دل کی عقیدتوں اور اخلاص کا یہ عالم ہے رسول ؐ کے ساتھ
اس کی وارفتگی کا اندازہ کون لگا سکتا ہے اہل انصاف کو اس حقیقت کے
اعتراف میں کوئی تامل نہیں ہوا کہ نجد سے لے کر سہانپور تک رسول پاک
کے گستاخوں کے خلاف احمد رضا کی برہمی قطعاً حق بجانب ہے صحرائے

عشق کے اس روٹھے ہوئے دیوانے کو اب کوئی نہیں مٹا سکتا۔ وفا پیشہ دل کا یہ غیظ ایمان کا بخشا ہوا ہے۔ نفسانی ہیجان کی پیداوار نہیں۔

ہے ان کے عطر بوئے گریباں سے مست گل

گل سے چمن چمن سے صبا اور صبا سے، ہم

امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کی تحقیق انیق

وہ امام احمد رضا قدس سرہ جنکی زندگی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر نسبت سے متعلق امر کے بے ادب و گستاخ سے لڑتے گزری جن کا قلم کبھی نہ بہکا وہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ

جو عقیدہ کفریہ رکھے نہ اُسے سیّد کہنا جائز اور نہ وہ سیّد صحیح النسب ہے

بالجملہ ولید بلید خواہ کوئی پلید ختم نبوت کا ہر منکر عنید صراحۃً اجامد ہو یا تاویل کا مرید مطلقا نفی کرے یا تخصیص بعید امیری قاسمی مشہدی مرید رافضی غالی وہابی شدید۔ سب صریح کافر مرتد طرید علیہم لعنۃ العزیز الحمید اور جو کافر ہو وہ قطعاً سیّد نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح۔ نہ اسے سید کہنا، جائز رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لا تقولوا للمنافق سید	منافق کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سیّد
فانہ ان یکن سیدا فقد	ہو تو بیشک تم پر تمہارے رب وعزوجل
اسخطتم ربکم عزوجل۔	کا غضب ہو۔

رواہ ابوداؤد والنسائی بسند صحیح عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

روایت حاکم کے لفظ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اذا قال الرجل للمنافق یا سیدُ فقد اغضب ربہ عزوجل۔	جو کسی منافق کو اے سیّد کہے اُس نے اپنے رب عزوجل کا غضب اپنے اوپر لیا۔

بد مذہب سیّد نہیں

(اقول) امر یہی نہیں ہے کہ یہاں صرف اطلاق لفظ سے ممانعت شرعی اور نسب سیادت کا اعضائے حکمی ہو حاشا بلکہ واقع میں کافر اس نسل طیب وطاہر سے تھا ہی نہیں۔ اگرچہ سید بنتا اور لوگوں میں براہ غلط سید کہلاتا ہو اُئمہ دین اولیائے کاملین علمائے عالمین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تصریح فرماتے ہیں کہ سادات کرام بحمد اللہ تعالیٰ خباثت کفر سے محفوظ و مصئون ہیں جو واقعی سیّد ہے اُس سے کبھی کفر واقع نہ ہوگا قال اللہ تعالیٰ:۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔	اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے نجاست دور رکھے اے نبی کے گھر والو اور تمہیں خوب پاک کردے ستھرا کرکے۔

حدیث نمبر ۱:۔ تمام فوائد اور بزار وابو یعلے مسند اور طبرانی کبیر اور حاکم بافادہ تصحیح مستدرک میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان فاطمۃ احصنت فرجھا فحرمھا اللہ وذریتھا علی النار	بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت نگاہ رکھی تو اللہ عزوجل نے اُسے اور اُس کی ساری نسل کو آگ پر حرام کردیا۔

حدیث نمبر ۲ :۔ ابوالقاسم بن بشران اپنے امالی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

سالت ربی ان لا یدخل احدا من اھل بیتی النار فاعطا نیھا۔

میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ میرے اہلبیت سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے اس نے میری یہ مراد عطا فرمائی ۔

فائدہ یہاں چند احادیث لکھنے کے بعد تحریر فرمایا کہ نار دو قسم ہے نار تطہیر کہ مومن عاصی جس کا مستحق ہو اور نار خلود کافر کے لیے ہے اہل بیت کرام میں حضرت امیر المومنین مرتضیٰ وحضرت بتول زہرا وحضرت سید مجتبیٰ وحضرت شہید کربلا صلے اللہ تعالیٰ علی سیدہم وعلیہم وبارک وسلم تو بالقطع والیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ ہیں اس پر تو اجماع قائم اور نصوص متواترہ حاکم باقی نسل کریم تا قیام قیامت کے حق میں اگر بفضلہ تعالیٰ مطلق دخول سے محفوظی لیجیے اور یہی ظاہر لفظ سے متبادر اور اسی طرف کلمات اہل تحقیق ناظر جب تو مراد بہت ظاہر اور منع خلود مقصود جب بھی نفی کفر پر دلالت موجود ہے ۔

اقوال علماء شرح المواہب للعلامۃ الزرقانی میں زیر حدیث مذکور انما سمیت فاطمہ ہے۔

فاما ھی وابناھا فالمنع مطلق واما من عداھو فالممنوع عنھو نار الخلود وان اللہ تعالیٰ یشاء المغفرۃ لمن واقع الذنوب منھو اکراما

اور بہر حال وہ (فاطمہ) اور ان کے دونوں بیٹے تو منع مطلق ہے اور دوسروں کے لیے خلود ممنوع ہے اور اللہ مغفرت کرنا چاہتا ہے ان لوگوں کی جنہوں نے ان میں سے گناہ کیا، فاطمہ اور ان کے

لفاطمة وابيها صلى الله تعالى
عليه وعليها وسلم واما مارواه
ابو نعيم والخطيب ان عليا الرضا
بن موسى الكاظم ابن جعفر الصادق
سئل عن حديث ان فاطمة احصنت
فقال خاص بالحسن والحسين وما
نقله الاخباريون عنه من
توبيخه لاخيه زيد حين خرج
على المامون وقوله اغررت
قوله صلى الله تعالى عليه وسلم
ان فاطمة احصنت الحديث
ان هذا لمن خرج من بطنها
لا لي ولا لك فهذا من باب
التواضع وعدم الاغترار بالمناقب
وان كثرت كما كان الصحابة
المقطوع لهم بالجنة على غاية
من الخوف والمراقبة والا فلفظ
الذرية لا يختص بمن خرج
من بطنها في لسان العرب
ومن ذريته داؤد وسليمان
الآية وبينهم وبينه قرون

باپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکریم
کے لیے اور جو ابو نعیم اور خطیب نے
روایت کیا کہ علی رضا بن موسیٰ کاظم ابن
جعفر صادق سے دریافت کیا گیا کہ
فاطمہ نے اپنی عزت کو محفوظ رکھا۔ تو
اس کے بارے میں انہوں نے فرمایا
یہ حسن اور حسین کے ساتھ خاص ہے
اور اخباری علماء نے جو یہ نقل کیا کہ
جب ان کے بھائی زید نے مامون
پر خروج کیا تو انہوں نے ان کو توبیخ
کی کہ "کیا تمہیں حضور کے اس قول
نے مغالطہ میں ڈال دیا ہے کہ فاطمہ
احصنت، یہ تو صرف ان لوگوں کے
لیے ہے جو ان کے پیٹ سے نکلے
میرے تمہارے لیئے نہیں، تو یہ محض
تواضع کے طور پر تھا اور مناقب پر
اترانے سے بچنا تھا جس طرح کہ وہ
صحابہ جن کا جنت میں جانا قطعی تھا
انتہائی خوف کے عالم میں رہتے تھے
ورنہ زبان عرب میں لفظ ذریت صرف
پیٹ سے پیدا ہونے والی اولاد پر

كثيرة فلا يريد ذالك مثل على
الرضا مع فصاحته ومعرفته لغة
العرب على ان التقليل بالطالح
يبطل خصوصية ذريتها ومحبها
الا ان يقال لله تعذيب الطالح
فالخصوصية ان لا يعذبه اكراما
لها والله اعلم اه مختصرا اور اثنی
كتبت على هامش قوله الا ان يقال
ما نصه . اقول . وبه يجدي فان
الوقوع ممنوع باجماع اهل
السنة واما الامكان فثابت
عند من يقول به الى خلاف
ائمتنا الماتريدية رضي الله
تعالى عنهم فانهم يحيلونه
وقد تكلمت في المسئلة على
هامش فواتح الرحموت شرح
مسلم الثبوت البحر العلوم بما
يكفي ويشفي فاني اجدني فيها
اركن واميل الى قول سادتنا
الاشعرية رحمهم الله تعالى
ورحمنا بهم جميعا والله اعلم

ہی نہیں بولا جاتا ہے قرآن میں ہے،
اور ان کے ذریت سے داؤد اور
سلیمان ہیں حالانکہ ان کے درمیان
صدیوں کا فاصلہ تھا تو علی رضا جیسے فصیح
اور عارف بالغہ یہ ارادہ نہیں کر سکتے
تھے پھر اطاعت گذار کی قید سے مقید
کرنا ذریت اور محبت کرنے والوں
کی خصوصیت کو باطل کرتا ہے ہاں یہ
کہا جا سکتا ہے کہ فرمانبردار کو عذاب
دے سکتا ہے تو ان کی خصوصیت
یہ کہ ان کو فاطمہ کی تکریم کی خاطر عذاب
نہ دے گا واللہ اعلم۔ میں نے الا
ان یقال کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ
اس کا کچھ فائدہ نہیں کیونکہ وقوع باجماع
اہل سنت ممنوع اور امکان ان لوگوں کے
نزدیک ثابت ہے جو امکان کے
کے قائل ہیں ہمارے ائمہ ماتریدیہ
اس کے خلاف ہیں کہ وہ اسے
محال سمجھتے ہیں میں نے فواتح الرحموت
شرح مسلم الثبوت کے حاشیہ پر
یہ مسئلہ کھول کر بیان کر دیا ہے

بالصواب فی کل باب ۔

وہاں میں نے اشعریہ کی طرف میلان کا
اظہار کیا واللہ اعلم بالصواب ۔

فتاوی حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے ۔

اذا تقرر ذالك فمن علمت
نسبتہ الی آل البیت النبوی
والسر العلوی لا یخرج عن ذالك
عظیم جنایتہ ولا عدم دیانتہ
قال بعض المحققین ما مثال الشریف
الزانی او الشارب او السارق مثلا
اذا اقمنا علیہ الحد الا کامیر او
سلطان تلطخت رجلاہ بقذر
فغسلہ عنہما بعض خدمہ
ولقد برنی ھذا المثال وحقق ولینا مل
قول الناس فی امثالھم الولد
العاق لا یحرم المیراث نعم
الکفران فرض وقوعہ لاحد
من اھل البیت والعیاذ باللہ
تعالیٰ ھو الذی یقطع النسبۃ
بین من وقع منہ وبین شرفہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما
قلنا ان فرض لا نی اکاد ان اجزم

جب یہ بات ثابت ہوگئی تو جس
کی نسبت اہل بیت نبوی کی طرف ثابت
ہو جائے تو پھر اس کا بڑے سے بڑا
گناہ اس کو اس خاندان سے خارج نہیں
کرے گا اس لیئے بعض محققین نے فرمایا
کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شریف
زانی یا چور ہو مثلا جب ہم اس پر
حد قائم کر چکیں، مگر جیسے امیر یا بادشاہ
کہ اس کی دونوں ٹانگیں گندگی میں لتھڑ
جائیں اور اس کا کوئی خادم دھو دے
اور یہ مثال صحیح دی ہے اور ان جیسے
لوگوں کے بارے میں لوگوں کے قول
میں غور کیا جانا چاہیئے کہ نافرمان بیٹا
میراث سے محروم نہیں ہوتا۔ ہاں اگر
کفر کا وقوع کسی اہل بیت سے فرض
کیا جائے والعیاذ باللہ تو یہ حضور سے
نسبت کو قطع کر دے گا اور میں نے
"فرض کیا جائے" کا لفظ اس لیے کہا

ان حقيقة الكفر لا تقع ممن
علم اتصال نسبه الصحيح تبلك
البضعة الكريمة حاشاهم
الله عن ذلك وقد احال بعضهم
وقوع نحو الزنا واللواط ممن علم شرفه
فما ظنك بالكفر

ہے کہ حقیقت کفر اس سے صادر ہو
ہی نہیں سکتی جس کا صحیح نسب حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا سے متصل ہو بعض نے
زنا اور لواطت جیسے افعال کے
وقوع کو شرفاء سے محال جانا ہے۔
تو پھر کفر کا کیا ٹھکانہ ؟

امام الطریقہ لسان الحقیقہ شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکیہ باب ۲۹
میں فرماتے ہیں ۔

لما كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم عبدا محضا قد طهره
الله واهل بيته تطهيرا واذهب
عنهم الرجس وهو كل ما يشينهم
فهم المطهرون بل هم عين الطهارة
فهذه الآية تدل على ان الله تعالى
قد شرك اهل البيت مع رسول
الله صلى الله تعالى عليه وسلم
بالمغفرة ليغفر لك الله ما
تقدم من ذنبك وما تاخر واى
وسخ وقذر من الذنوب فطهر
الله سبحانه نبيه صلى الله تعالى
عليه وسلم بالمغفرة مما هو

چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے
بندے تھے اللہ نے آپ کو اور آپ
کے اہل بیت کو پاک کر دیا تھا اور اُن
سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور رکھا تھا تو
وہ ہی مطہر ہیں بلکہ عین طہارت ہیں۔
تو آیت دلالت کرتی ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے لیغفر لک اللہ ما تقدم
من ذنبک وما تاخر میں آپ
کے ساتھ آپ کے اہل بیت کو بھی
شامل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مغفرت کے
ذریعہ ہر ایسی چیز سے پاک کر دیا
جو بہ نسبت ہماری گناہ ہے تو اس

من اهل البيت مثل سلمان الفارسی رضی اللہ کلھم رضی اللہ تعالٰی عنھم ومن ھو من اھل البیت مثل سلمان الفارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ الی یوم القیٰمۃ فی حکم ھٰذہ الاٰیۃ من الغفران الی اٰخر ما افادوا جاد ولہ کلام طویل نفیس جلیل فعلیک بہ رزقنا اللہ العمل بما یحبہ ویرضاہ (آمین)

حکم میں اولاد فاطمہ اور تمام اہلبیت شامل ہو گئے جیسے سلمان فارسی اور یہ حکم قیامت تک ہے اس پر انھوں نے بڑا نفیس اور بہترین کلام کیا، وہاں اس کا مطالعہ کیا جائے اللہ ہمیں اپنی پسند کے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

جو کلمہ گو منکرِ ضروریاتِ دین سیّد کہلاتا ہے ضرور قصداً سیّد بن بیٹھا ہے یا کسی اور وجہ سے انتساب میں خطا ہے۔

اگر کہیے بعض کٹر نیچری بیشمار اشد غالی رافضی بہت سے ملحد جھوٹے صوفی کچھ بعنت خاتم ششش مثل والے وہابی غرض بکثرت کفار کہ صراحۃً منکرین ضروریات دین ہیں سید کہلاتے میر فلاں لکھے جاتے ہیں:

اپنے منہ میاں مٹھو | سید کہلانے سے واقعیت تک ہزاروں منزل ہیں نسب میں اگرچہ شہرت پر قناعت

والناس امناء علی انسابھم[1] مگر جب خلاف پر دلیل قائم ہو۔ تو شہرت

---

1. لوگ اپنی نسبوں کے آمین ہیں۔

پر قناعت نامقبول و علیل اور خود اس کے کفر سے بڑھ کر نفی سیادت
اور کیا دلیل درکار کافر نجس ہے قال تعالیٰ انما المشرکون نجس اور
سادات کرام طیب و طاہر قال تعالیٰ و یطہیرکم تطہیرا اور نجس
و طاہر باہم متبائن ہیں کہ ایک شے پر معاً اُن کا صدق محال جب علمائے
کرام تصریح فرما چکے ہیں کہ سید صحیح النسب سے کفر واقع نہ ہو گا اور
یہ شخص صراحۃً کافر تو اس کا سید صحیح النسب نہ ہونا ضرورۃً ظاہر اب اگر
اس نسب کریم سے انتساب پر کوئی سند معتمد نہ رکھتا ہو تو امر آسان
ہے ہزاروں اپنی اغراض فاسدہ سے براہ دعوٰے سید بن بیٹھے ع

غلہ تا ارزاں شود امسال سید می شوم
غلہ سستا جب ہو گا میں ابھی سے سید بنتا ہوں۔

دلیل جلیل ساطع کہ عقیدہ کفریہ رکھنے والا ہرگز صحیح النسب نہیں

رافضی صاحبوں کے یہاں تو یہ بائیں ہاتھ کا کھیل ہے آج ایک رذیل
سا رذیل دوسرے شہر میں جا کر رفض اختیار کرے کل ہی میر صاحب کا
تمغا پائے تو فلاں کافر سے کیا دور ہے کہ خود بن بیٹھا ہو یا اس کے
باپ دادا میں کسی نے ادعائے سیادت کیا اور جب سے یوں ہی مشہور
چلا آتا ہے اور اگر بالفرض کوئی سند بھی ہو تو اسی پر کیا دلیل ہے کہ یہ اُسی
خاندان کا ہے جس کی نسبت یہ شہادت نامہ ہے علامہ محمد بن علی صبان مصری
اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفٰے و فضائل اہل بیت الطاہرین میں فرماتے ہیں۔

ع۔ بلاشبہ مشرک پلید ہیں ۱۲

ومن این تحقق ذلك لقیام احتمال زوال بعض النساءِ وکذب لبعض الا صول فی الانتساب۔

کیونکہ بعض عورتوں کا زوال ممکن ہے اور انتساب میں بعض اصول کا بھی ممکن ہے یہ وجوہ ہیں ورنہ حاشاللہ ہزار ہا ہزار حاشاللہ نہ لبطن حضرت بتول زہرا میں معاذ اللہ کفر، کافری کی گنجائش نہ جسم اطہر سید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی پارہ کتنے ہی بعد پر عیاذاً باللہ دخول نار کے لائق الحمد للہ یہ دو دلیل جلیل واجب التعویل ہیں کہ کوئی عقیدہ کفریہ والا رافضی وہابی متصوف نیچری ہرگز سید صحیح النسب نہیں۔

دلیل اوّل:۔ تین قیاس پر مشتمل قیاس نمبر۱۔ یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر نجس نتیجہ یہ شخص نجس ہے قیاس ۲۔ ہر سید صحیح النسب طاہر ہے اور کوئی طاہر نجس نہیں۔ نتیجہ۔ کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔ قیاس ۳۔ اب یہ دونوں نتیجے ضم کیجیے یہ شخص نجس ہے اور کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔ نتیجہ یہ شخص سید صحیح النسب نہیں قیاس اوّل کا صغریٰ مفروض اور کبریٰ منصوص اور دوم کا صغریٰ منصوص اور کبریٰ بدیہی تو نتیجہ قطعی۔

دلیل دوم:۔ قیاس مرکب یہ بھی تین قیاسوں کو متضمن یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر مستحق نار۔ نتیجہ یہ شخص مستحق نار ہے اور نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا کوئی پارہ مستحق نار نہیں۔ نتیجہ۔ یہ شخص نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ نہیں اور ہر سید صحیح النسب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ ہے نتیجہ، یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔ پہلا کبریٰ منصوص قرآن اور دوسرے کا شاہد ہر مومن کا

ایمان اور تمیز اعقلاً و فقہاً واضح البیان یہ تلخیص ہے امام اہل سنت مجدد دین و ملت سیدی شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے مضمون جزاؤ اللہ عدوہ باباءہ ختم النبوۃ کی۔

سیدنا مخدوم جہانیاں جہاں گشت رضی اللہ عنہ

جد السادات فی الہند

والسند سیدنا مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری اوچ قدس سرہ کا فرمان

یک شبے در خواب دیدم مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

عرض کردم اے حبیب کبریا (صلی اللہ علیہ وسلم)

سیدان شیعہ اولاد تو اند

گفت لا واللہ واللہ لا[1]

ترجمہ:۔ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر عرض کی کہ اے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیے یہ شیعہ جو سید کہلاتے ہیں آپ کی اولاد میں سے ہیں آپ نے فرمایا خدا کی قسم ہرگز ہرگز یہ میری اولاد میں سے نہیں۔

مولانا نبی بخش حلوائی مرحوم لکھتے ہیں کہ شیعہ عقیدہ بوجہ کفر اسلام سے خارج ہو گئے وہ سادات سے بھی بائیکاٹ ہو گئے کیونکہ جب کوئی عضو گندہ ہو جائے تو اس کو ڈاکٹر کاٹ دیا کرتے ہیں اور کفر سے نسبت اسلامی قائم نہیں رہتی (الخ)

---

[1] قلمی مسودہ از پراں شریف ضلع رحیم یار خان۔
مملوکہ مولانا محمد حنیف صاحب مدرس آستانہ عالیہ پراں شریف

فتویٰ حضرت سراج الفقہاء (رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت علامہ مولانا سراج احمد مکھن بیلوی ثم خانپوری رحمۃ اللہ علیہ کی فقاہت کا اعتراف نہ صرف اہل سنت کو ہے بلکہ مخالفین بھی آپ کی تحقیق کے سامنے سر جھکائے بغیر نہیں رہ سکتے برصغیر میں مجدد دین و ملت امام اہلسنت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی فقاہت کے بعد اگر کوئی فقیہ عالم دین تھا تو وہ آپ کی ذات بابرکات تھی آپ کے قلمی فتاویٰ میں سے فقیر اویسی غفرلہ نے یہ فتویٰ نقل کیا ہے صرف عربی عبارات لکھیں اور ان کے تراجم نہیں لکھے اس لیے اکثر تراجم گذشتہ اوراق میں آچکے ہیں۔ یاد رہے کہ آپ کے دو معاصر اور آپ کے پیر بھائی علماء کرام کے مابین اختلاف ہو گیا چونکہ وہ دونوں زبردست علماء تھے بلکہ پیر طریقت اور ہزاروں مریدین کے صاحب ارشاد تھے ان کا محاکمہ کوئی معمولی بات نہ تھی لیکن بفضلہ تعالیٰ دونوں حضرات اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کو چودھویں صدی کا مجدد برحق مانتے اور ان کے بعد فقاہت میں استاذی المعظم سیدی سراج الفقہاء رحمۃ اللہ تعالیٰ فقیہ کو جانتے تھے اسی لیے آپ کی تحریر ذیل نے ان کے اختلاف کو ختم کر دیا۔ وہ فتویٰ یہ ہے۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء شریعت اس مسئلہ میں کہ مولوی غلام رسول کہتا ہے کہ سادات شیعہ امامیہ جو علاوہ سب شتم اصحاب کرام کے قذف (نعوذ باللہ) امنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قرآن شریف کو بیاض عثمانی وغیرہ کے مدعی ہو کر منکر ضروریات دین ہیں اس لیے انسے سلام کلام، میل جول ناطہ رشتہ ذبیحہ وغیرہ حرام ہیں ان کا حکم مرتدین کا ہے مولوی محمد یار صاحب ساکن گڑھی اختیار خان کہتا ہے چونکہ یہ سادات ہیں اس لیے واجب التعظیم مصداق وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا و اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى اور مانند بدن اعملوا ما شئتم قد

غفرت لکم ایں متواً مالفتوحات وغیرہا من کتب التصوف میں بموجب
شرع شریف فتویٰ مولوی غلام رسول صحیح ہے یا مولوی محمد یار بینوا توجروا۔

الجواب :۔ فتویٰ مولوی غلام رسول صاحب صحیح ہے فتوحات جز اول باب ۲۱
میں صرف یہ ہے کہ حق پاک نے اپنے رسول کریم کے ساتھ آپ کی آل کو بھی شامل
کر کے یطہرکم تطہیرا فرمایا اور قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یعنی لا اسئلکم
علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ کے ذریعہ ہدایت فرمائی کہ سادات اگرچہ تیرا مال
غصب کریں عزت برباد کریں قتل کریں تو نہ اس کی غیبت کرو نہ دل میں بغض
بلکہ ان کا فعل مثل فعل تقدیر کے سمجھ کر معافی دے دو تا کہ عند اللہ درجہ عظمیٰ پاؤ بقولہ
فکذا ینبغی ان یقابل المسلم جمیع ما یطرا علیہ من اہل البیت فی مالہ و
نفسہ وعرضہ واہلہ وذویہ فیقابل ذلک کلہ بالرضیٰ والتسلیم والصبر ولا

خلاصہ:- مرزائی، وہابی، رافضی، نیچری منکر ضروریات دین سید کافر واجب التحقیر ہے (ملخصاً صفحہ ۲۰)

(ف) چونکہ فتویٰ سراج الفقہاء طویل ہے تلخیص کے طور لکھ دیا۔

خاتمہ آل الحسنین رضی اللہ عنہم میں خون رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے اور اسے جزئیت من حیث الذریۃ کا شرف حاصل ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ہر ایک اولاد کا سلسلہ نسل بیٹوں سے چلتا ہے میرا سلسلہ نسل آل فاطمہ (رضی اللہ عنہم) سے چلے گا اور قاعدہ ہے کہ جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ان دونوں نسبتوں سے تعلق ہو اس پر آتش دوزخ حرام ہے بلکہ دنیوی آگ کے اثرات سے بھی محفوظ۔ مثلاً آپ نے حضرت انس کے دسترخوان سے ہاتھ مبارک پونچھے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ ہمیشہ صفائی کے لیے پانی سے نہیں دسترخوان کو آگ میں ڈالنے سے صاف فرماتے تھے (خصائص) ایسے ہی جس آٹا پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہاتھ مبارک لگ گیا تھا وہ آٹا تنور کی آگ سے محفوظ رہا۔ ایسے ہی جن بیبیوں کا آپ نے بچپن میں دودھ نوش فرمایا وہ دولت اسلام سے نوازی گئیں۔ اسی طرح سے آتش جہنم سے محفوظ رہیں۔ اسی قاعدہ پر اہلسنت کے نزدیک آپ کے والدین ماجدین و دیگر امہات وجدات و اجداد تا آدم و حوا و علی نبینا و علیہم السلام کو ایمان کی دولت سے سرفراز مانا جاتا ہے تفصیل کے لیے دیکھئے (امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے رسائل ستہ اور امام احمد رضا مجدد اعظم رضی اللہ عنہ کا رسالہ شمول الاسلام ان کے فیض سے فقیر کی کتاب الوین مصطفیٰ!" جب صحیح النسب سید کا یہ حال ہے تو پھر اس کی بد مذہبی تو اسے دوزخ میں لے جائے گی جیسا کہ فقیر نے سطور مذکورہ میں مفصل و مدلل لکھا ہے پھر جب بد مذہبی کسی غریب

کو مستحق نار بنا چکی ہے اب اس کی تعظیم و تکریم کیسی جب کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اِذا قال الرجل للمنافق یا سیّد فقد غضب ربّہ۔ (رواہ ابوداؤد ونسائی) اے سید تو نے اپنے رب کا غضب اپنے اوپر لیا۔ (بسند صحیح)

لطیفہ اویسیہ

ہمارے دور میں اکثریت کی عادت بن گئی ہے اور بنتی جارہی ہے کہ رب تعالیٰ ناراض بیشک ہو لیکن بدمذہب ناراض نہ ہو۔ یاری کے نشہ میں بدمذہب سے ہر طرح کی دوستی اور تعظیم و تکریم واعزاز واکرام کا خوب سے خوب تر جاری ہے۔ دوسری طرف یہ غضب کہ اپنے مسلک کے بڑوں کے بڑے کے ساتھ بغض وعداوت اور دشمنی بلکہ ہر وقت لڑائی اور جھگڑا۔ اللہ اہل السلام کو سمجھ دے (آمین)

آخری گزارش

سادات کرام کی تعظیم وتکریم ضروری اور لازمی ہے خواہ وہ عملاً جیسا ہو لیکن بدمذہب سیّد نہیں ہوتا اس کی تحقیر وتذلیل ضروری ہے۔ فقیر کی التجا ہے کہ سادات کرام پر لازم بھی ہے کہ وہ اپنے جد امجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کریں عقائد اہلسنت سے منہ نہ ہٹائیں اور بدعملی سے پرہیز کریں تاکہ بدعملی کی وجہ سے انگشت نمائی نہ ہو جس سے اس کا انجام برباد ہو تو سید کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرح اپنی اولاد سے پیار فرماتے ہیں اس سے بڑھ کر امت سے شفقت اور رحمت فرماتے ہیں قرآن مجید کی نص شاہد ہے عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم۔ ہذا آخر مارقمہ قلم الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ ۲۶ش ۱۴۰۸ھ مطابق ۱۲ جون سنہ ۱۹۸۸ء

بروز اتوار بہاولپور۔ پاکستان

نام منظور ہے تو فیض کے اسباب بنا
پل بنا چاہ بنا مسجد و تالاب بنا

(اپیل)

آستانہ عالیہ محمدیہ غوثیہ پر جامع مسجد غوثیہ واحدیہ

کی تعمیر کا منصوبہ ہے جس پر تخمینہ لاگت لاکھوں روپے ہے۔
تمام مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ وہ دل کھول کر مالی تعاون کریں۔
اللہ تعالیٰ آپ سب کو دونوں جہان کی سعادتیں نصیب فرمائے۔ (آمین)

کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 2661.5 نیشنل بنک کچہری روڈ میانوالی

آستانہ عالیہ محمدیہ غوثیہ محلہ میانہ میانوالی شہر

فون نمبر 31460

ارشاد نبوی ہے جس نے اللہ کی رضا کیلئے دنیا میں ایک مسجد بنائی اللہ تعالیٰ
اس کیلئے جنت میں ایک گھر بناتا ہے۔ (مشکواۃ شریف)

اور یہ بات بھی مسلمہ ہے کہ مسجد بنانے میں جتنے لوگ بھی شامل ہوتے
ہیں ان سب کو مسجد بنانے کا ثواب ملتا ہے۔

(خدمت طباعت مولانا سلطان احمد قادری پائی خیل)